سیرت
صدیق
اکبر
مصنف
استاذ العلما
مفتی خادم حسین شاہ قادری
دامت برکاتہم العالیہ
SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

سیرت صدیق اکبر

استاذ العلما
مفتی خادم حسین شاہ قادری
دامت برکاتہم العالیہ

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تفصیلات

نـــــــام:

سیرت صدیق اکبر

از قـــلـــم:

سید مفتی خادم حسین شاہ

سَنہ اشـــاعت:

جمادی الأخرۃ ۱۴۴۴ھ

JANUARY 2023

صـــفحات:

48

OUR DESIGNING PARTNER

PS graphics PURE SUNNI GRAPHICS

PUBLISHER

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

فہرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرما رہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جا رہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آ گئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے

عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہو گا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔ ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

ابتدائیہ

انبیائے کرام علیہم السّلام کے بعد تمام انسانوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب سے زیادہ تعظیم و توقیر کے لائق ہیں یہ وہ مقدّس و مبارک ہستیاں ہیں جنہوں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعوت پر لبیک کہا، دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور تَن مَن دَھن سے اسلام کے آفاقی اور ابدی پیغام کو دنیا کے ایک ایک گوشے میں پہنچانے کے لئے کمر بستہ ہوگئے۔ ان میں سب سے زیادہ معزز و مکرم شخصیت جنتی صحابی اسلام کے خلیفہ اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں ۔ انہیں کی سیرت و سوانح حیات کو ہم نے موضوعِ سخن بنایا۔

حضرت سیّدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہِ علیہ نے اپنے والدِ ماجد حضرت سیّدنا علیُّ المرتضٰی رضیَ اللہُ عنہ سے پوچھا: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد (اس اُمّت کے) لوگوں میں سب سے بہترین شخص کون ہیں؟ تو حضرت سیّدنا علی رضیَ اللہُ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ۔

(بخاری،522/2،حدیث:36717)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ۔۔

از سید خادم حسین قادری (عفی عنہ)

نام ونسب:

آپکا کا اسم مبارک عبداللہ ہے۔

کنیت:

ابوبکر

القاب:

صدیق، عتیق ہیں

شجرہ نسب:

آپ کا شجرہ نسب والد صاحب ووالدہ صاحبہ کی طرف سے ساتویں پشت میں مرہ بن کعب پر جاکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

سلسلہ نسب اس طرح ہے :- عبداللہ بن ابو قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب۔

اور آپ کی والدہ صاحبہ کا نام ام الخیر سلمٰی بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب۔(الاصابة فی تمییز الصحابة ج 4 ص 144)

ولادت باسعادت:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت عامُ الفیل کے دو سال اور چند ماہ بعد مکۂ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔(تاریخ ابنِ عساکر، ج 30، ص19،446)

کنیت اور وجہ تسمیہ:

کنیت کے ابو بکر ہونے کے متعلق مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:- حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ابو بکر کہا جاتا ہے کہ آپ جوان اونٹ پر سواری کرتے تھے۔ یا اس لیے کہ بکر کے معنی ہیں اول، چونکہ آپ ایمان، صحابیت وغیرہ بہت سے کمالات میں اول رہے لہذا آپ کو ابو بکر یعنی اولیت والے کہا گیا۔ (مرآۃ المناجیح جلد 8 صفحہ 318)

لقبِ صدیق اور اس کی وجہ تسمیہ:

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ اس کی ایک وجہ یوں بیان کرتے ہیں:

«لبداره إلي تصديق رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم في كل ماجاءبه صلى اللّٰه عليه وسلم»

آپ نے ہر معاملے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے میں جلدی فرمائی؛ اس لیے آپ کا لقب صدیق رکھا گیا

(الاستیعاب ج 3 ص 94)

ابن سعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابو وہب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ "جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر معراج سے واپسی پر وادی طوی پہنچے، تو آپ نے جبرئیل امین سے فرمایا:-" میری قوم اس واقعہ کی

تصدیق نہیں کرے گی"۔

جبرئیل امین علیہ السلام عرض گزار ھوئے:

" يصدقك ابوبكر وهو الصديق "

یعنی ابوبکر آپ کی تصدیق کریں گے، اور وہ صدیق ہیں۔

(الطبقات الکبریٰ ج 3، ص 90)

عتیق لقب اور اس کی وجہ تسمیہ:

1 - ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا:

«هذا عتيق الله من النار »

یہ اللہ کی جانب سے جہنم کی آگ سے آزاد ہیں۔

اس وجہ سے آپ کا لقب عتیق مشہور ہو گیا-

(الطبقات الکبری، ج 3 ص 90)

2-ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

"ایک دن میں اپنے گھر میں موجود تھی، باہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے، میرے اور صحابہ کے درمیان پردہ حائل تھا۔ اچانک ابوبکر حاضر خدمت ہوئے، آپ نے دیکھ کر فرمایا:

«من سره أن ينظر الى عتيق من النار، فلينظر إلى أبي بكر۔ »

جو دوزخ سے آزاد شخص کو دیکھنا پسند کرے وہ ابوبکر کی زیارت کرے۔ (تاریخ دمشق؛ج30ص7)

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ (رضی اللہ عنہ) کے حسن و جمال کی وجہ سے آپ کا لقب "عتیق" رکھا۔

(صفةالصفوه؛ ج :1ص : 123)

عتیق کہنے کی ایک اور وجہ:

امیرُالمؤمنین حضرت ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللہ عَنْہ کو "عَتِیْق" کہنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ آپ کی والِدہ کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا، جب آپ کی وِلادت ہوئی تو آپ کی والدہ آپ کو لے کر بیتُ اللہ شریف گئیں اور گڑگڑا کر یوں دُعا مانگی: اے میرے پَرْوَرْدگار! اگر میرا یہ بیٹا مَوت سے آزاد ہے تو یہ مجھے عطا فرمادے۔ اس کے بعد آپ کو عَتِیْق کہا جانے لگا۔ (تاریخ الخلفاء، ص۲۲)

حلیہ مبارکہ:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا رنگ سفید، جسم دبلا اور رُخسار کم گوشت والے تھے، چہرہ اقدس اور ہاتھ کے پشت کی رگیں واضح نظر آتی تھیں۔

(الریاض النضرۃ، ج1، ص82، تاریخ الخلفاء، ص25)

اخلاق کریمہ:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب تلاوتِ قرآن فرماتے تو آنسوؤں پر قابو نہ رکھ پاتے اور زاروقطار رونے لگ جاتے۔(شعب الایمان، ج1، ص493، حدیث:806)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایسے عمدہ اَوصاف اور بے داغ کردار کے مالک تھے کہ قبولِ اِسلام سے پہلے کبھی کسی بت کو سجدہ کیا اور نہ ہی کبھی برے کاموں کے قریب گئے۔(ارشادالساری، ج8، ص370)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبول اسلام کے بعد کسی نے پوچھا: کیا آپ نے دورِ جاہلیت میں شراب پی تھی؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں ہمیشہ اپنی عزت اور انسانیت کی حفاظت کرتا تھا جبکہ شراب پینے والے کی عزت و غیرت دونوں ضائع ہوجاتی ہیں۔(کنزالعمال، جزء12، ج6، ص220، حدیث:35593)

جس دن آپ رضی اللہ عنہ اسلام لائے، آپ کے پاس چالیس ہزار (40,000) درہم یا دینار تھے، وہ سب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے راہِ خدا میں خرچ کردیئے۔(الاستیعاب، ج3، ص94)

قرآنی آیات اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں بے شمار آیات نازل ہوئیں

ہیں۔

1 ۔۔ وَ سَیُجَنَّبُہَا الْاَتْقَی ۔ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ۔
وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰٓی ۔ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ
رَبِّہِ الْاَعْلٰی وَ لَسَوْفَ یَرْضٰی (سورۃ الیل آیت 21/17)

شانِ نزول: جب حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بہت مہنگی قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور اُنہوں نے کہا کہ حضرتِ صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ان پر کوئی احسان ہو گا جو اُنہوں نے اتنی مہنگی قیمت دے کر انہیں خریدا اور آزاد کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ظاہر فرمادیا گیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ اُن پر حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وغیرہ کا کوئی احسان ہے۔

(خازن، واللّیل، تحت الآیۃ: ۲۰-۱۹، ۴/۳۸۵)

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر رازی میں فرماتے ہیں:

أجمع المفسرون منا على أن المراد منه ابوبكر رضي اللّٰه عنه.

اہل سنت کے مفسرین کا اجماع ہے کہ "اتقی" سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔

(التفسیر الکبیر، ج:31، ص:205، دار الفکر، بیروت)

الصواعق المحرقہ میں علامہ ابن جوزی کے حوالے سے ہے:

قال ابن الجوزي: أجمعوا أنها نزلت في أبي بكر، ففيها التصريح بأنه أتقى من سائر الأمة.

یعنی امام ابن جوزی فرماتے ہیں: اہل سنت کا اجماع ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔اور اس میں صراحت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق امت میں سب سے زیادہ متقی ہیں۔

(الصواعق المحرقہ، ص:98، الباب الثالث، الفصل الثانی فی ذکر فضائل اَبی بکر، مکتبہ فیاض)

اللہ پاک نے سورہ حجرات میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ.

ترجمہ :- بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے، جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے ۔بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ "اکرم" یعنی سب سے زیادہ عزت والا، سب سے زیادہ فضیلت والا وہ ہے جو "اتقی" ہے۔اور "اتقی" سے بالاتفاق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ مراد ہیں۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

لہذا پتا چلا کہ اللہ تعالی کے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہی ہیں۔

شرح المواقف للجرجانی میں ہے:-

أفضل الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم هو عندنا و اكثر قدماء المعتزله، ابو بكر رضي الله تعالى عنه.لنا وجوه : الاول، قوله تعالى :

سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ۔الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۚ۔

قال اكثر المفسرين وقد اعتمد عليه العلماء،أنها نزلت في أبي بكر فهو "اتقى"، و من هو "اتقى" فهو "اكرم" عند الله؛ لقوله تعالى :

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ۔

وهو أي:الاكرم عند الله هو الأفضل.فأبوبكر أفضل ممن عداه من الأمة.

ترجمہ :- ہمارے اور اکثر معتزلہ کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد افضل الناس ابوبکر صدیق ہیں۔

اس کی کئی دلیلیں ہیں۔ان میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ قرآن کریم میں ہے:

سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی ۙ۝ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰی ۚ۝

اکثر مفسرین نے کہا اور علماء نے اسی پر اعتماد کیا ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

توابوبکر صدیق "اتقی" ہوئے اور جو "اتقی" ہے، وہ اکرم ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ۝

اور جو اللہ کے نزدیک اکرم ہے ، وہی افضل ہے۔لہذا ابو بکر امت میں سب سے افضل ہوئے۔

(شرح المواقف للجرجانی،ج:8،ص:397دارالکتب العلمیہ،بیروت)

امام اہلسنت، اعلیحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

وہ صدیق جس کی افضلیت مطلقہ پر قرآنِ کریم کی شہادت ناطقہ ہے کہ فرمایا:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ تم میں سب سے زیادہ عزت والا اللہ کے

حضور وہ ہے، جو تم سب میں "اتقی" ہے۔ اور دوسری آیت کریمہ میں صاف فرمادیا:

سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى۔ قریب ہے کہ جہنم سے بچایا جائے گا وہ اتقٰی۔ بہ شہادت آیت اُولی ان آیات کریمہ سے وہی مراد ہے، جو افضل و اکرم امتِ مرحومہ ہے، اور وہ نہیں، مگر اہل سنت کے نزدیک صدیق اکبر۔ اور تفضیلیہ و روافض کے نزدیک یہاں امیر المومنین مولٰی علی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ مگر للہ عزوجل کے لیے حمد کہ اس نے کسی کی تلبیس و تدلیس اور حق و باطل میں آمیزش و آویزش کو جگہ نہ چھوڑی، آیت کریمہ نے ایسے وصفِ خاص سے "اتقٰی" کی تعیین فرمادی، جو حضرت صدیق اکبر کے سوا کسی پر صادق آہی نہیں سکتا۔ فرماتا ہے: وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى۔

اس پر کسی کا ایسا احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے۔ اور دنیا جانتی مانتی ہے کہ وہ صرف صدیق اکبر ہی ہیں، جن کی طرف سے ہمیشہ بندگی و غلامی و خدمت و نیاز مندی اور مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سے براہِ بندہ نوازی قبول و پذیرائی کا برتاؤ رہا۔ یہاں تک کہ خود ارشاد فرمایا کہ:

"بے شک تمام آدمیوں میں اپنی جان و مال سے کسی نے ایسا سلوک نہیں کیا، جیسا ابو بکر نے کیا۔" (جامع الترمذی ابواب المناقب باب مناقب ابی بکر الصدیق)

جب کہ مولیٰ علی نے مولائے کل، سیّد الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کنارِ اقدس میں پرورش پائی، حضور کی گود میں ہوش سنبھالا، اور جو کچھ پایا، بظاہر حالات یہیں سے پایا، تو آیت کریمہ:

وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ۙ۝

(اس پر کسی کا ایسا احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے) سے مولا علی قطعاً مراد نہیں ہو سکتے، بلکہ بالیقین صدیقِ اکبر ہی مقصود ہیں، اور اسی پر اجماعِ مفسرین موجود۔

(فتاوی رضویہ، ج:18، ص:248,249، امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی شریف)

فضائل صدیق اکبر بزبان محبوب رب اکبر

9 فرامین مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صدیق اکبر رضی اللہ کی شان میں:

1۔۔ اے ابو بکر! بے شک میری امّت میں سے تم پہلے شخص ہو جو جنّت میں داخل ہو گے۔ (ابوداؤد، 280/4، حدیث:4652)

2۔۔ (اے ابو بکر!) تم آگ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہو۔

(ترمذی، 382/5، حدیث:3699)

3۔۔ مجھے کسی مال نے وہ نفع نہ دیا جو ابو بکر کے مال نے دیا۔

(ابن ماجہ، 72/1، حدیث:94)

4۔۔جس قوم میں ابوبکر موجود ہوں توان کے لئے مناسِب نہیں کہ کوئی اور ان کی امامت کرے۔(ترمذی،379/5،حدیث:3693)

5۔۔(اے ابوبکر!)تم میرے حوضِ کوثراور غار کے ساتھی ہو۔
(ترمذی،378/5،حدیث:3690)

6۔۔ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرا بھائی اور دوست ہے۔(مسلم،ص998،حدیث:6172)

7۔۔ہم نے ابوبکر کے سواسب کے احسانات کا بدلہ دے دیا ہے البتّہ ان کے احسانات کا بدلہ اللہ کریم قیامت کے دن خود عطا فرمائے گا۔
(ترمذی،374/5،حدیث:3681)

8۔۔ بے شک تمام لوگوں سے بڑھ کر اپنی جان و مال سے میرے ساتھ حسنِ سلوک ابوبکر نے کیا ہے۔(ترمذی،373/5،حدیث:3680)

9۔۔جسے دوزخ سے آزاد شخص کو دیکھنا ہو وہ ابوبکر کو دیکھ لے۔
(معجم اوسط،456/6،حدیث:9384)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں:

حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے بار گاہِ رسالت میں سوال کیا: کیاکسی کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں؟ ارشاد ہوا: ہاں! عمر

(کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں)۔ انہوں نے دوبارہ عرض کی: حضرت ابوبکر کی نیکیوں کا کیا حال ہے ؟ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر کی تمام نیکیاں ابوبکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کی مثل ہیں۔

(مشکوٰۃ، 423/2، حدیث: 6068)

قبول اسلام کا اہم واقعہ:

امام العاشقین خلیفۃ المسلمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ مردوں میں سب پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے۔

ابن عساکر حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) بغرض تجارت ملک شام گئے، وہاں ایک عجیب خواب دیکھا۔ اس کی تعبیر دریافت کرنے کے لیے وہاں کے ایک مشہور راہب بحیرا راہب کے پاس گئے۔ بحیرا نے خواب سن کر کہا تم کہاں کے رہنے والے ہو۔؟ آپ نے جواب دیا مکہ۔ بحیرا نے پوچھا کس خاندان سے ہو۔؟ آپ نے فرمایا قریش سے ۔ بحیرا راہب نے پوچھا کیا کام کرتے ہو۔؟ آپ نے فرمایا تاجر ہوں۔ بحیرا نے کہا: "تو پھر سنو تمہارا خواب سچا ہے۔ تمہاری قوم میں ایک عظیم الشان رسول مبعوث ہوں گے تم ان کی زندگی میں ان کے وزیر اور وفات کے بعد ان کے خلیفہ ہوگے۔" (سیرۃ خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق ص 41 تا 43)

ایک واقعہ یوں بھی ہے کہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے ایمان لانے کا واقعہ بہ زبان خود یوں بیان کرتے ہیں: میں صحن کعبہ میں بیٹھا ہوا تھا اور زید بن عمرو بن نفیل بھی پاس ہی بیٹھا تھا، امیہ بن ابی صلت کا وہاں سے گزر ہوا، اس نے کہا اے طالب خیر! کیا حال ہے؟ زید نے کہا: خیریت ہے۔

امیہ نے پوچھا: کیا تم نے پالیا۔؟ زید نے کہا: نہیں۔ حالاں کہ میں نے طلب میں کوتاہی نہیں کی۔ تو امیہ نے یہ شعر پڑھا:

کل دین یوم القیامة الا
ما قضی اللّٰه و الحنیفة بور

یعنی بروز قیامت تمام دین مٹ جائیں گے، صرف حنیف "اسلام" باقی رہے گا۔ جس کا اللہ نے فیصلہ فرمایا ہے۔

امیہ نے کہا: وہ نبی جس کا انتظار ہے، وہ ہم میں سے ہوگا یا تم میں سے ہوگا، یا اہل فلسطین سے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس سے پہلے میں نے یہ نہیں سنا تھا کہ کسی نبی کا انتظار ہو رہا ہے، یا مبعوث ہوں گے۔

یہ سن کر میں ورقہ بن نوفل کے پاس گیا، جو کتب آسمانی کے زبردست عالم

تھے، میں نے ان کے سامنے پوری بات بیان کی۔ ورقہ نے کہا کہ ہاں بھتیجے !اس با ت پر اہل کتاب اور علما متفق ہیں کہ وہ نبی جس کا انتظار ہے، وہ عرب کے بہترین نسب میں ہو گا – میں نسب سے واقف ہوں، تمہاری قوم عرب کے بہترین خاندان میں ہے۔

میں نے کہا: چچا! وہ کس بات کی تعلیم دیں گے،

کہا: "جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا، اسی کی تعلیم دیں گے اور ظلم کی بات نہیں کریں گے "۔ حضرت صدیق اکبر کہتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے، تو میں ان پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی۔

(اسد الغابہ، ج:3، ص:312)

مزاج شناس رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج شناس تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے اسرار و معارف سب سے زیادہ سمجھتے تھے چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خطبہ سنایا تو فرمایا اللہ پاک نے ایک (اپنے) بندے کو اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے جو اللہ کے پاس ہے اس کو اختیار کرے اس نے وہ پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے۔ یہ سن کر ابوبکر رونے لگے۔ میں نے اپنے دل میں کہا

یہ روتے کیوں ہیں (یعنی انکو کیا غرض کہ اللہ نے اپنے ایک بندے کو دنیا یا آخرت دونوں میں سے جس کو وہ چاہے اختیار دیا اس نے آخرت کو اختیار کیا) بعد میں مجھ کو معلوم ہوا بندے سے مراد خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ تھی اور ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہم سب لوگوں میں زیادہ علم رکھتے تھے۔

(بخاری، جلد اول کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 450)

صحابہ کرام حیران ہوئے کہ حضرت ابوبکر صدیق کیوں رونے لگے آخر رونے کی بات کیا ہے بعد میں معلوم ہوا کہ اس بندے سے مراد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی تھی اور اس خطبے میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کی خبر دی تھی اس بات کو سوائے حضرت ابوبکر صدیق کے کوئی نہ سمجھا۔

انگھوٹی پر جناب صدیق اکبر کا نام:

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صدیق اکبر رضی اللہ عَنْہ کو ایک انگوٹھی عطا فرمائی اور فرمایا: "اے ابوبکر! جائو اور اس پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لکھوا کر لے آئو۔" حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مزاجِ عشق نے پسند نہ کیا کہ ذکر خدا تو ہو لیکن ذکر مصطفٰے نہ ہو۔ لہٰذا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کاتب کو کہا: "اس انگوٹھی پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ لکھ دو۔" جب وہ انگوٹھی تیار ہو گئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ انگوٹھی واپس لے کر آئے اور بارگاہ رسالت میں پیش کر دی۔

جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دیکھا تو اس پر یہ عبارت نقش تھی: ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ اَبُوْ بَکْرالصِدِّیْق۔“یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے رسول ہیں اور ابو بکر صدیق ہیں۔ ”حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انگوٹھی پر نقش دیکھ کر استفسار فرمایا: ”اے ابوبکر! میں نے تو کہا تھا کہ اس پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لکھواؤ لیکن تم نے اتنا زیادہ کیوں لکھوایا۔“ عاشق اکبر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا: ”یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! میں نے پسند نہ کیا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نام کے ساتھ آپ کا نام نہ لکھوایا جائے اس لیے میں نے اس پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ لکھوا دیا البتہ یہ عبارت ”ابوبکر الصدیق“ میں نے نہیں لکھوائی۔“ یہ عرض کرنے کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خود بھی سوچ میں پڑ گئے کہ میرا نام انگوٹھی پر کیسے آگیا؟ اسی وقت حضرت سیدنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی: ”یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ابوبکر کا نام میں نے لکھا ہے، کیونکہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کو پسند نہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نام مبارک سے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام جدا کیا جائے۔

(تفسیر کبیر، الفاتحۃ، الباب الحادی عشر، ج۱، ص ۱۵۳)

خدا کا ذکر کرے ذکر مصطفٰے نہ کرے

ہمارے منہ میں ہو ایسی زبان خدا نہ کرے

عشق و محبت کا انوکھا انداز

ابتدائے اسلام میں جو شخص مسلمان ہوتا اسے ایمان چھپانے کا حکم ہوتا۔ اس وجہ سے کافروں کی طرف اذیت نہ پہنچے،۔ جب مسلمانوں کی تعداد انتالیس تک پہنچی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اظہار کی درخواست کی اور چاہا کہ کھلم کھلا علی الاعلان تبلیغ اسلام کی جائے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اولا انکار فرمایا مگر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اصرار پر قبول فرمالیا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ساتھ لیکر مسجد حرام شریف میں تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ شروع کیا، یہ سب سے پہلا خطبہ ہے جو اسلام میں پڑھا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے چچا سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسی دن اسلام لائے ہیں اور اس کے تین دن بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔ خطبہ کا شروع ہونا تھا کہ چاروں طرف سے کفار و مشرکین مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی باوجودیکہ مکہ مکرمہ میں عام طور پر ان کی عظمت و شرافت مسلّم تھی، اس قدر مارا کہ تمام چہرہ مبارک خون میں بھر گیا، ناک کان سب لہولہان ہو گئے۔ پہچانے نہ جاتے تھے، جوتوں سے مارا پاؤں میں روندا جونہ

کرنا تھا سب کچھ ہی کیا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے، بنو تیم
یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قبیلے کے لوگوں کو خبر ہوئی تو وہاں سے
اٹھا کر لائے۔ سب کو یقین ہو چکا تھا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس
وحشیانہ حملہ سے زندہ نہ بچ سکیں گے بنو تیم مسجد میں آئے اور اعلان کیا حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اگر حادثہ میں وفات ہوگئی تو ہم لوگ ان کے بدلہ
میں عتبہ بن ربیعہ کو قتل کریں گے عتبہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو
مارنے میں بہت زیادہ بدبختی کا اظہار کیا تھا۔ شام تک حضرت ابو بکر صدیق رضی
اللہ عنہ کو بے ہوشی رہی باوجود آوازیں دینے کے بولنے یا بات کرنے کی نوبت نہ
آتی تھی۔ شام کو آوازیں دینے پر وہ بولے تو سب سے پہلے الفاظ یہ تھے کہ حضور
صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا کیا حال ہے؟ لوگوں کی طرف سے اس پر بہت ملامت
ہوئی کہ ان ہی کے ساتھ کی بدولت یہ مصیبت آئی اور دن بھر موت کے منہ میں
رہنے پر بات کی تو وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہی کا جذبہ اور ان ہی کے
لیے۔ لوگ آپ کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے، بددلی بھی تھی اور یہ بھی کہ آخر کچھ
جان ہے کہ بولنے کی نوبت آئی اور آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ام خیر سے کہہ گئے
کہ ان کے کھانے پینے کیلئے کسی چیز کا انتظام کردیں۔ وہ کچھ تیار کر کے لائیں اور
کھانے پر اصرار کیا مگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وہی ایک صدا تھی کہ

حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا کیا حال ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر کیا گزری؟ انکی والدہ نے کہاکہ مجھے تو خبر نہیں کیا حال ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:ام جمیل (حضرت عمر کی بہن رضی اللہ عنہما) کے پاس جاکر دریافت کرلو کہ کیا حال ہے؟ وہ بیچاری بیٹے کی اس مظلومانہ حالت کی بیتابانہ درخواست پوری کرنے کیلئے ام جمیل رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا حال دریافت کیا۔ وہ بھی عام دستور کے مطابق اس وقت اپنے اسلام کو چھپائے ہوئے تھیں۔ فرمانے لگیں میں کیا جانوں کون محمد (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم) اور کون ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) تیرے بیٹے کی حالت سن کر رنج ہوا اگر تو کہے تو میں چل کر اسکی حالت دیکھوں ام خیر نے قبول کر لیا ان کے ساتھ گئیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حالت دیکھ کر تحمل نہ کر سکیں بے تحاشا رونا شروع کر دیا کہ بدکرداروں نے کیا حال کر دیا۔ اللہ ان کو ان کے کئے کی سزا دے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا کیا حال ہے؟ ام جمیل رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ وہ سُن رہی ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان سے خوف نہ کرو۔ ام جمیل رضی اللہ عنہا نے خیریت سنائی اور عرض کیا کہ بالکل صحیح سالم ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس وقت کہاں ہیں انہوں نے عرض کیا

کہ ارقم کے گھر تشریف رکھتے ہیں ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ کو خد اعزوجل کی قسم ہے کہ اس وقت تک کوئی چیز نہ کھاؤں گا نہ پیوں گا جب تک کہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی زیارت نہ کرلوں۔ ان کی والدہ کو تو بیقراری تھی کہ وہ کچھ کھالیں اور انہوں نے قسم کھالی کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی زیارت نہ کرلوں کچھ نہ کھاؤں گا۔ اس لئے والدہ نے اس کا انتظار کیا کہ لوگوں کی آمد ورفت بند ہوجائے۔ مبادا کوئی دیکھ لے اور کچھ اذیت پہنچائے۔ جب رات کا بہت سا حصہ گزر گیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لیکر حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی خدمت میں ارقم کے گھر پہنچیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے لپٹ گئے حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم بھی لپٹ کر روئے۔ اور مسلمان بھی رونے لگے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حالت دیکھی نہ جاتی تھی۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے درخواست کی یہ میری والدہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے لئے ہدایت کی دعا فرمادیں اور ان کو اسلام کی تبلیغ بھی فرمادیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ان کو اسلام کی ترغیب دی وہ بھی اسی وقت مسلمان ہوگئیں۔

(البدایہ والنہایہ، ج۳، ص۳۰)

یہ شہادت کہ الفت میں قدم رکھنا ہے

لوگ سمجھتے ہیں کہ آسان ہے مسلمان ہونا

غزوہ بدر اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

غزوہ بدر میں آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے سیدنا عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے پہلے مشرکین کے ساتھ اسلام کے خلاف جنگیں لڑتے تھے۔ جب وہ اسلام لے آئے تو ایک روز حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: ابا جان! میدان بدر میں ایک موقع پر آپ میری تلوار کی زد میں آئے لیکن میں نے آپ کو باپ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ یہ سن کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غیرت ایمانی سے بھرپور جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

لٰكِنَّكَ لَو اَهْدَفْتَ لِىْ لَمْ اَنْصَرِفْ عَنْكَ.

"لیکن اگر تو میرا ہدف بنتا تو میں تجھ سے اعراض نہ کرتا"۔

یعنی اے بیٹے! اس دن تم نے تو مجھے اس لئے چھوڑ دیا کہ میں تمہارا باپ ہوں لیکن اگر تم میری تلوار کی زد میں آجاتے تو میں کبھی نہ دیکھتا کہ تم میرے بیٹے ہو بلکہ اس وقت تمہیں دشمن رسول سمجھ کر تمہاری گردن اڑا دیتا۔

(نوادرالاصول، امام ترمذی، الرقم:710، 1:496)

صدیق اکبر کی غار میں جاں نثاری

جناب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس امام العاشقین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر ہوا تو رو پڑے۔ فرمانے لگے کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ کاش! میرے تمام اعمال، ابو بکر کے دنوں میں سے ایک دن کے اعمال جیسے یا انکی راتوں میں سے ایک رات کے اعمال جیسے ہوتے۔ پس رات تو انکی وہ رات ہے جب وہ رسول اللہ ﷺ کیساتھ غار کی طرف چلے۔ جب وہاں پہ پہنچے تو بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا قسم بخدا آپ اس میں داخل نہیں ہونگے جب تک میں اس میں داخل نہ ہوجاؤں، کیونکہ اگر اس میں کوئی چیز ہے تو اسکی تکلیف آپکی جگہ مجھے پہنچے پس وہ داخل ہوئے اور اسے جھاڑ پونچ کر دیکھا اس کے ایک طرف سوراخ تھے تو اپنی ازار یعنی تہبند کو پھاڑ کر انکو بند کر دیا، دو سوراخ باقی بچ گئے تو انہیں آپ نے اپنی ایڑیوں سے روک لیا اور بند کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ پس رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے اور انکی گود میں سرِ انور کو رکھ کر سو گئے۔ پھر سوراخ سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ڈسا گیا۔ انہوں نے اس ڈر سے حرکت نہ کی کہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہوجائیں گے۔ لیکن امام العاشقین کے آنسو رسول اللہ ﷺ کے چہرہ والضحیٰ پر گر پڑے۔ محبوب کبریا ﷺ نے

فرمایا: اے ابو بکر! کیا بات ہے؟ آپ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پہ فدا ہوں میں ڈس لیا گیا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا لعاب دہن لگا دیا تو انکی تکلیف جاتی رہی۔ پھر (بوقت وصال) اس زہر نے عود کیا اور وہی زہر انکی وفات کا سبب بنا۔

(مشکوٰۃ المصابیح، باب مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ، الفصل الثالث، صفحہ 446 طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی)

سب سے زیادہ بہادر کون۔۔؟

حضرت سیدنا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ نے ایک دفعہ لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے پوچھا: اے لوگو! مجھے اس کے بارے میں بتاؤ جو لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر ہے؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ (سب سے زیادہ بہادر) ہیں۔ فرمایا: میں تو اپنے برابر والے سے لڑتا ہوں۔ تم مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر کے بارے میں بتاؤ؟ لوگوں نے عرض کی: ہم نہیں جانتے کہ وہ کون ہے؟ فرمایا: سب سے زیادہ بہادر اور شجاع حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ ہیں، غزوۂ بدر کے روز ہم نے نبیِّ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم (کی خدمت) کے لئے ایک سائبان بنایا، اور آپس میں کہا: رسولُ اللہ کے ساتھ اس سائبان میں رات کون گزارے گا کہیں کوئی مُشرِک حملہ نہ کردے۔

اللہ پاک کی قسم! حضرت ابو بکر کے علاوہ ہم میں سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھا، حضرت ابو بکر صدیق ننگی تلوار ہاتھ میں بلند کرتے ہوئے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس کھڑے ہو گئے پھر کوئی کافر حضور نبیِّ کریم کی جانب متوجہ ہوتا تو حضرت ابو بکر صدیق اس پر جھپٹ پڑتے، لہٰذا ہم میں سب سے زیادہ بہادر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ ہیں۔ پھر مولا علی شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو قریش نے پکڑ رکھا ہے۔ ایک ناہنجار شخص پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دھکے دیتا تو دوسرا زور زور سے جھنجھوڑتا۔ اور ساتھ ساتھ نازیبا الفاظ کہتے جاتے: تم وہی ہو جس نے بہت خداؤں کا ایک خدا کر دیا ہے۔ اللہ پاک کی قسم! اس وقت حضرت ابو بکر صدیق کے علاوہ ہم میں سے کوئی بھی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قریب نہ ہوا۔ حضرت ابو بکر ایک کو مارتے، دوسرے کو دھکا دیتے تیسرے کو جھنجھوڑتے اور یہ کہتے جاتے: تم برباد ہو جاؤ، کیا تم ایک شخص کو اس لئے قتل کر رہے ہو کہ وہ کہتے ہیں: میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ (مسند بزار، 3/14 حدیث: 761)

مسلمانوں کا متفقہ اور اجماعی عقیدہ ہے کہ:

"انبیا و مرسلین کے بعد جو ہستی سب سے افضل ہے، وہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ہے۔

امام اہل سنت، اعلی حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان فتاوی رضویہ میں تحریر فرماتے ہیں:

اہل سنت وجماعت نصرہم اللہ تعالی کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ، ورسل ،وانبیائے بشر صلوات اللہ تعالی وتسلیماتہ علیھم کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضوان تعالی علیھم تمام مخلوق الٰہی سے افضل ہیں۔

پھران میں باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر، پھر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولی علی صلی اللہ تعالی علی سیدہم ومولاہم وآلہ وعلیہم وبارک وسلم۔

اس مذہب مہذب پر آیات قرآن عظیم واحادیث کثیرہ حضور پرنور نبی کریم علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوۃ والتسلیم وارشادات جلیہ واضحہ امیر المؤمنین مولی علی مرتضی ودیگر ائمۂ اہل بیت طہارت و ارتضا و اجماع صحابۂ کرام و تابعین عظام و تصریحات اولیائے امت وعلمائے امت رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سے وہ دلائل باہرہ وحجج قاہرہ ہیں، جن کا استیعاب نہیں ہوسکتا۔

(فتاوی رضویہ، ج28، ص478، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

واقعہ معراج اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

جب حضور نبیِ اکرم ﷺ نے مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی سیر کا مکمل واقعہ

بیان فرمایا، تو مشرکین وغیرہ دوڑتے ہوئے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: هَلْ لَكَ اِلٰى صَاحِبِكَ يَزْعُمُ اَسْرٰى بِهٖ اللَّيْلَةَ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدَس ؟یعنی کیا آپ اس بات کی تصدیق کر سکتے ہیں جو آپ کے دوست نے کہی ہے کہ انھوں نے راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصی کی سیر کی؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اَوَ قَالَ ذٰلِكَ ؟ کیا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے واقعی یہ بیان فرمایا ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: لَئِنْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَق یعنی اگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ ارشاد فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے اور میں ان کی اس بات کی بلا جھجک تصدیق کرتا ہوں۔ انھوں نے کہا: اَوَ تُصَدِّقُهُ اَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدَس وَ جَاءَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ؟ یعنی کیا آپ اس حیران کن بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ آج رات بَیْتُ المقدس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: نَعَمْ! اِنِّيْ لَاُصَدِّقُهُ فِيْمَا هُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذٰلِكَ اُصَدِّقُهُ بِخَبْرِ السَّمَاءِ فِيْ غَدْوَةٍ اَوْ رَوْحَة. جی ہاں! میں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی آسمانی خبروں کی بھی صبح و شام تصدیق کرتا ہوں اور یقیناً وہ تو اس بات سے بھی زیادہ حیران کن اور تعجب والی بات ہے۔ لہٰذا اس واقعے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صدیق مشہور ہو گئے۔

(مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ذکر الاختلاف... الخ، ۴/۲۵، حدیث: ۴۵۱۵)

وصالِ پرملال:

اسلام کے خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر نے 22 جُمادَی الاُخریٰ 13 ہجری بمطابق 23 اگست 634 عیسوی پیر اور منگل کی درمیانی رات مغرب و عشا کے درمیان دارُ الفناء سے دارُ البقاء کی طرف کوچ فرمایا۔ بوقتِ وصال آپ کی عمر 63 سال تھی۔ (فیضانِ صدیق اکبر، ص468 ملخصًا)

جبکہ زبانِ مبارک کے آخری کلمات یہ تھے: اے پروَردگار! مجھے اسلام پر موت عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے۔

(الریاض النضرۃ، ج1، ص258)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نمازِ جنازہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پڑھائی۔ (طبقاتِ ابن سعد، ج3، ص154)

وصیّت کے مطابق آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جَسَدِ مبارک کو رَوضَہ محبوب کے سامنے لایا گیا اور عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! ابوبکر آپ سے اجازت کے طلب گار ہیں، روضَۂ مُبارَکہ کا دروازہ کُھل گیا اور اندر سے آواز آئی: "اَدۡخِلُوا الۡحَبِیۡبَ اِلٰی حَبِیۡبِہٖ" یعنی محبوب کو اس کے محبوب سے ملا دو۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پہلوئے مبارک میں سپردِ رحمت کر دیا گیا۔ (الخصائص الکبریٰ، ج2، ص492)

آپ نے تا صبحِ قیامت پہلوئے مصطفےٰ ﷺ میں مدفون رہنے کا اعزاز بھی حاصل کیا ہے۔ اسی ضمن میں سیدی اعلیحضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

محبوبِ ربِّ عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

(حدائق بخشش، ص219)

اختتامیہ

دور حاضر میں چونکہ شوشل میڈیا عروج پر ہے ہر ایک شخص خواہ عام ہو یا خاص سوشل میڈیا استعمال کرتا ہے آئے دن صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار اور اولیاء کاملین پر بعض جاہل طرح طرح کی باتیں کر رہے ہوتے ہیں ۔۔ مثلاً صحابہ کرام کی پاکیزہ نفوس پر طعن و تشنیع وغیرہ اسی سلسلے کے تناظر میں جنتی صحابی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر کیا گیا تاکہ لوگوں کو جنتی صحابی کی شان و عظمت کا علم ہو جائے۔

اللہ کریم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس کاوش کو قبول فرما کر ذریعہ ہدایت بنائے۔آمین بجاہ خاتم النبین ﷺ

23..01..06

بروز جمعة المبارک

ہماری اردو کتابیں:

بہار تحریر (14 حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اذان بلال اور سورج کا نکلنا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج غوث پاک	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج نعلین عرش پر	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
مقرر کیسا ہو؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
غیر صحابہ میں ترضی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اختلاف اختلاف اختلاف	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
محرم میں نکاح	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
روایتوں کی تحقیق (تین حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
بریک اپ کے بعد کیا کریں؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک نکاح ایسا بھی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
کافر سے سود	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
میں خان تو انصاری	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
جرمانہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سفر نامہ بلاد خمسہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
منصور حلاج	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فرضی قبریں	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سنی کون؟ وہابی کون؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
رَضا یا رِضا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
786/92	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فتنہ گوہر شاہی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
کلام عبید رضا	پیشکش عبد مصطفی آفیشل
تحریرات لقمان	از قلم علامہ قاری لقمان شاہد

بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)	از قلم کنیز اختر
عورت کا جنازہ	از قلم جناب غزل صاحبہ
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام	از قلم عرفان برکاتی
اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)	از قلم عرفان برکاتی
مسائل شریعت (جلد 1)	از قلم سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہ دو میں نہیں جانتا	از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی
مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں	از قلم علامہ وقار رضا القادری المدنی
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں	از قلم محمد ثقلین ترابی نوری
سفرنامہ عرب	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق	از قلم زبیر جمالوی
ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
علم نور ہے	از قلم محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے	از قلم محمد حاشر عطاری
مومن ہو نہیں سکتا	از قلم فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
ماہ صفر کی تحقیق	از قلم مولانا محمد نیاز عطاری
فضائل و مناقب امام حسین	از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر	از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال	از قلم مولانا محمد بلال ناصر

معارف اعلی حضرت	ازقلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
نگارشات ہاشمی	ازقلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں	ازقلم مبشر تنویر نقشبندی
زر خانۂ اشرف	ازقلم محمد منیر احمد اشرفی
حضرت حضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ	ازقلم محمود اشرف عطاری مراد آبادی
ایمان افروز تحاریر	ازقلم محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق	ازقلم اسعد عطاری مدنی
رشحات ابن حجر	ازقلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد 1)	ازقلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
درس ادب	ازقلم غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)	ازقلم محمد شعیب عطاری جلالی
حق پرستی اور نفس پرستی	ازقلم علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت	ازقلم محمد سلیم رضوی
صحابہ یا طلَقاء؟	ازقلم مبشر تنویر نقشبندی
روشن تحریریں	ازقلم ابو حاتم محمد عظیم
تحریرات ندیم	ازقلم ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی	ازقلم ابن شعبان چشتی
اہمیتِ مطالعہ	ازقلم دانیال سہیل عطاری

دعوت انصاف	از قلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات	از قلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
تحریرات ابن جمیل	از قلم ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
مسئلۂ استمداد	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
میرے قلم دان سے	از قلم احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1)	از قلم فیصل بن منظور
تحقیقات اویسیہ (جلد 1)	از قلم علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ	از قلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
رافضیوں کا رد	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
چھوتی بیماریاں	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
فتاوی کرامات غوثیہ	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی
خودکشی	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
مقالاتِ بدر (جلد 1)	از قلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
سردی کا موسم اور ہم	از قلم خالد تسنیم المدنی
ردناصر رامپوری	از قلم میثم عباس قادری رضوی

چشمۂ حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
کتابوں کے عاشق	از قلم محمد ساجد مدنی
عبد السلام نامی علما و مشائخ	از قلم (مفتی) غلام سبحانی نازش مدنی
التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب	از قلم شعیب عطاری جلالی
تحریر کی ضرورت و اہمیت	از قلم عمران رضا عطاری مدنی
دشمن صدیق و عمر	از قلم امام جلال الدین سیوطی
عرفان بخشش شرح حدائق بخشش	از قلم اعظمی مصباحی، ذیشان رضا امجدی
وسائل بخشش کا فکری و فنی جائزہ	از قلم شاعر عمران اشفاق
موسیقی فقہاے کرام کی عدالت میں	از قلم محمد بلال ناصر
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الآخرہ 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
مختصر مگر مفید	فیصل بن منظور
اللہ و رسول کے لیے لفظ عشق کا استعمال	جلال الدین احمد امجدی رضوی ارشدی
شرح فقہ اکبر (سوالاً جواباً)	ابن شعبان چشتی
تلخیص نور المبین (سوالاً جواباً)	ابن شعبان چشتی
دینی تعلیم	علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
سیرت صدیق اکبر	سید مفتی خادم حسین شاہ

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
amo.news/blog

Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.
www.enikah.in

E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.
read more about us on **amo.news**
For futher inquiry: info@abdemustafa.com

SCAN HERE

9102520764

BANK DETAILS

Account Details :
Airtel Payments Bank
Account No.: 9102520764
(Sabir Ansari)
IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.com**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

M O

ISBN (N/A)